سورہ نمبر
(۲۶)

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الشُّعَرَاء

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاِحْدٰى عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ شعراء مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا **ف۱**) اسمیں ۲۲۷ آیتیں اور ۱۱ رکوع ہیں

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی **ف۱۱** کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اُنکے

يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

غم میں کہ وہ ایمان نہیں لائے **ف۱۲** اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اُتاریں کہ اُنکے

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

اونچے اونچے اسکے حضور جھکے رہجائیں **ف۱۳** اور نہیں آتی اُن کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿۵﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْبٰٓؤُا

مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں **ف۱۴** تو بیشک اُنھوں نے جھٹلایا تو اب اپر آیا چاہتی ہیں خبریں

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا

اُن کے ٹھٹھے کی ع۱ **ف۱۵** کیا اُنھوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے

ف۱ سورۂ شعراء مکیہ ہے سوا آخر کی چار آیتوں کے جو وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں گیارہ رکوع اور دو سو ستائیس ۲۲۷ آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی ۱۲۷۹ کلمے اور پانچہزار پانچ سو چالیس ۵۵۴۰ حرف ہیں **ف۱۱** یعنی قرآن پاک کی جسکا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنیوالا ہے اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے براہ رحمت وکرم خطاب ہوتا ہے **ف۱۲** جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر انکی محرومی بہت شاق ہوئی اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اسقدر غم نہ کریں **ف۱۳** اور کوئی معصیت ونافرمانی کے ساتھ گردن نہ اُٹھا سکے **ف۱۴** یعنی دم بدم انکا کفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو موعظت وتذکیر اور جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اسکا انکار کرتے چلے جاتے ہیں **ف۱۵** یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روز بدر یا روز قیامت جب اُنھیں عذاب پہنچے گا تب اُنھیں خبر ہوگی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے۔

ع۱ ٹھٹھے۔ مذاق

ف۱ یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کیے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے ف۲ اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر ف۳ کافروں سے انتقام لیتا اور مؤمنین پر رحمت فرماتا ہے ف۴ جنھوں نے کفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انھیں طرح طرح کی ایذائیں پہونچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قبط ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُنکی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انھیں اُنکی بدکرداری پر زجر فرمائیں ف۵ اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاکر اور اس کی فرمانبرداری کرکے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں ف۶ ان کے جھٹلانے سے ف۷ یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عقدہ کی وجہ سے جو زبان میں بایام صغر سنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہوگیا ہے ف۸ تاکہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کریں جسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اسوقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے ف۹ کہ میں نے قبطی کو مارا تھا ف۱۰ اس کے بدلے میں ف۱۱ تمہیں قتل نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کر دیا اور دونوں کو حکم دیا ف۱۲ جو تم کہو اور جو تمہیں جواب دیا جائے ف۱۳ تاکہ ہم انھیں سرزمین شام میں لیجائیں فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اسوقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار تھی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پاکر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پشمینہ کا جبہ پہنے ہوئے تھے دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہونچکر اپنے مکان میں داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انھیں خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو یہ سنکر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمہیں قتل کرنے کے لیے تمہاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤگے تو تمہیں قتل کریگا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام انکے یہ فرمانے سے نہ رکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لیکر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہونچے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں ہوں موسیٰ رب العالمین کا رسول فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہونچکر اللہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہونچانے پر آپ مامور کیے گئے تھے وہ پہونچایا فرعون نے آپ کو پہچانا ف۱۴ مفسرین نے کہا تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اسکے فرزند مشہور تھے ف۱۵ قبطی کو قتل کیا ف۱۶ کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کردیا ف۱۷ میں نہ جانتا تھا کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مرجائے گا میرا مارنا تادیب کیلیے تھا نہ قتل کیلیے

منزل ۵

فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ⑦ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

اس میں کتنے عزت والے جوڑے اُگائے ف۱ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۲ اور ان کے اکثر

مُؤْمِنِينَ ⑧ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ⑨ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ

ایمان لانیوالے نہیں اور بیشک تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ف۳ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے

مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ⑩ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ⑪

موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ف۴ کیا وہ نہ ڈرینگے ف۵

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ⑫ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَ

عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے ف۶ اور

لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ⑬ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ

میری زبان نہیں چلتی ف۷ تو تو ہارون کو بھی رسول کر ف۸ اور انکا مجھ پر ایک الزام ہے ف۹ تو میں ڈرتا ہوں

أَنْ يَقْتُلُونِ ⑭ قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ⑮

کہیں مجھے ف۱۰ قتل کردیں فرمایا یوں نہیں ف۱۱ تم دونوں میری آیتیں لیکر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سنتے ہیں ف۱۲

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ⑯ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اسکے رسول ہیں جو رب ہے سارے جہان کا کہ تو ہمارے ساتھ

بَنِي إِسْرَائِيلَ ⑰ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ

بنی اسرائیل کو چھوڑدے ف۱۳ بولا کیا ہم نے تمہیں اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے

عُمُرِكَ سِنِينَ ⑱ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ⑲

کئی برس گزارے ف۱۴ اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا ف۱۵ اور تم ناشکر تھے ف۱۶

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ⑳ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ

موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی ف۱۷ تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا ف۱۸

فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ㉑ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ

تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا ف۱۹ اور مجھے پیغمبروں سے کیا اور یہ کوئی نعمت ہے

تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ㉒ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ

جسکا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی اسرائیل ف۲۰ فرعون بولا اور سارے جہان کا رب کیا ہے ف۲۱

ف۱۸ کہ تم مجھے قتل کروگے اور شہر مدین کو چلا گیا ف۱۹ مدین سے واپسی کے وقت حکم سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم ف۲۰ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا کھلایا پہنایا کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا انکی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اسکا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کرسکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اسلیے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اسکا احسان جتایا جائے فرعون موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی
ف۲۱ جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ

موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُنکے درمیان میں ہے اگر

مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ

تمہیں یقین ہو ف۱ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم غور سے سنتے نہیں ف۲ موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا اور تمہارے

اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ

اگلے باپ داداؤں کا ف۳ بولا تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل نہیں

لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ

رکھتے ف۴ موسیٰ نے فرمایا رب پورب اور پچھم کا اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے ف۵ اگر تمہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ

عقل ہو ف۶ بولا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں

الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ

قید کردوں گا ف۷ فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لاؤں ف۸ کہا تو لاؤ

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی وہ صریح اژدہا ہوگیا

مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ

ف۹ اور اپنا ہاتھ ف۱۰ نکالا تو جبھی وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ف۱۱ بولا اپنے

حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

گرد کے سرداروں سے کہ بیشک یہ دانا جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے جادو کے

بِسِحْرِهٖ ڰ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ

زور سے تب تمہارا کیا مشورہ ہے ف۱۲ وہ بولے اُنہیں اور انکے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں جمع کرنے والے

حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ

بھیجو کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو ف۱۳ تو جمع کیے گئے جادوگر ایک مقرر دن کے

يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ

وعدہ پر ف۱۴ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہوگئے ف۱۵ شاید ہم ان

ف۱ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ کی شان میں موقن نہیں کہا جاتا ف۲ اس وقت اس کے گرد اسکی قوم کے اشراف میں سے پانچسو شخص زیور زر سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں معنی تھا کہ وہ آسمان اور زمین کو قدیم سمجھتے تھے اور انکے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کیلیے رب کی کیا حاجت اب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جنکا حدوث اور جنکی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے ف۳ یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کرسکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپکو جانتے ہو پیدا ہوئے ہو اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہوگئے تو اپنی پیدائش سے اور انکی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کردینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے ف۴ فرعون نے یہ اس لیے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اسکے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اسکو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقۃً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض ہدایت وارشاد کو علیٰ وجہ الکمال ادا کیا اور اسکی اس تمام لایعنی گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے ف۵ کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھم میں غروب ہوجانا

منزل ۵

اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معین پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اسکے وجود و قدرت پر دلالت کرتے ہیں ف۶ اب فرعون متحیر ہوگیا اور آثار قدرت الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ آیا تو ف۷

ع ٢ ٢٢ ٦

فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اسکا جیل خانہ تنگ و تاریک گہرا گڑھا تھا اس میں اکیلا ڈال دیتا تھا نہ وہاں کوئی آواز سنائی آتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا ف۸ جو میری رسالت کی برہان ہو مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے ف۹ عصا اژدہا بنکر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اے موسیٰ مجھے جو چاہیے حکم دیجیے فرعون نے گھبرا کر کہا اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اسکو پکڑو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہوگیا فرعون کہنے لگا اسکے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے آپ نے فرمایا ہاں اور اسکو ید بیضا دکھایا ف۱۰ گریبان میں ڈالکر ف۱۱ اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی ف۱۲ کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اسلیے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائے گی اور اسکی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہوجائینگے اور انکی بات قبول نہ کرینگے ف۱۳ جو علم سحر میں بقول اُنکے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھکر ہو اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلیے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع ملجائے کہ یہ کام جادو سے ہوجاتے ہیں لہذا نبوت کی دلیل نہیں ف۱۴ وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کیلیے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا ف۱۵ تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے۔

السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ
جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آئیں ف۱ پھر جب جادوگر آئے فرعون سے بولے کیا ہمیں
أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا
کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں اور اس وقت تم
لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿٤٣﴾
میرے مقرب ہو جاؤ گے ف۲ موسیٰ نے اُن سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے ف۳
فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ
تو اُنھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بیشک ہماری ہی
الْغَالِبُونَ ﴿٤٤﴾ فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾
جیت ہے ف۴ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ انکی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف۵
فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوسَىٰ
اب سجدہ میں گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اسپر جو سارے جہان کا رب ہے جو موسیٰ
وَهَارُونَ ﴿٤٨﴾ قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ
اور ہارون کا رب ہے فرعون بولا کیا تم اسپر ایمان لائے قبل اسکے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے
الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ
تمہیں جادو سکھایا ف۶ تو اب جانا چاہتے ہو ف۷ مجھے قسم ہے بیشک میں تمہارے ہاتھ
وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا لَا ضَيْرَ
اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا ف۸ وہ بولے کچھ نقصان نہیں
إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا
ف۹ ہم اپنے رب کیطرف پلٹنے والے ہیں ف۱۰ ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخشدے اس پر کہ ہم سب سے
ع ۳ ۱۶ ۷ أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي
پہلے ایمان لائے ف۱۱ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے
إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ
نکل بیشک تمہارا پیچھا ہونا ہے ف۱۳ اب فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ف۱۴ کہ یہ

منزل ۵

ف۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں

ف۲ تمہیں درباری بنایا جائے گا تمہیں خاص اعزاز دیے جائیں گے سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دیجائے گی سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں

ف۳ تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو

ف۴ اُنھیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے یہ انکو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا

ف۵ جو اُنھوں نے جادو کے ذریعہ سے بنائیں تھیں یعنی انکی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بنکر دوڑتے نظر آرہے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بنکر اُن سب کو نگل گیا پھر اسکو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دست مبارک میں لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو اُنھیں یقین ہوگیا کہ یہ جادو نہیں ہے

ف۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے استاد ہیں اسی لیے وہ تم سے بڑھ گئے

ف۷ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے

ف۸ اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھکر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں

ف۹ خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ

ف۱۰ ایمان کیساتھ اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے

ف۱۱ رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن انکی سرکشی بڑھتی گئی

ف۱۲ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے

ف۱۳ فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کرینگے اور تمہارے پیچھے پیچھے دریا میں داخل ہونگے ہم تمہیں نجات دینگے اور اُنھیں غرق کرینگے

ف۱۴ لشکروں کو جمع کرنیکے لیے جب لشکر جمع ہو گئے تو انکی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسبت کہا۔

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ۝٥٤ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ۝٥٥ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ
لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور بیشک وہ ہم سب کا دل جلاتے ہیں ف۱ اور بیشک ہم سب

حَاذِرُونَ ۝٥٦ فَأَخْرَجْنَاهُم مِّن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝٥٧ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ
چوکنے ہیں ف۲ تو ہم نے انھیں ف۳ باہر نکالا باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ

كَرِيمٍ ۝٥٨ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝٥٩ فَأَتْبَعُوهُم مُّشْرِقِينَ ۝٦٠
مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور انکا وارث کردیا بنی اسرائیل کو ف۴ تو فرعونیوں نے انکا تعاقب کیا دن نکلے

فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ۝٦١ قَالَ
پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا ف۵ موسیٰ والوں نے کہا ہم کو انھوں نے آلیا ف۶ موسیٰ نے فرمایا

كَلَّا ۖ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝٦٢ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب
یوں نہیں ف۷ بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝٦٣
عصا مار ف۸ تو جبھی دریا پھٹ گیا ف۹ تو ہر حصہ ہوگیا جیسے بڑا پہاڑ ف۱۰

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝٦٤ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ۝٦٥
اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو ف۱۱ اور ہم نے بچالیا موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو ف۱۲

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝٦٦ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم
پھر دوسروں کو ڈبو دیا ف۱۳ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۱۴ اور اُن میں اکثر

مُّؤْمِنِينَ ۝٦٧ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝٦٨ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
مسلمان نہ تھے ف۱۵ اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا ف۱۶ مہربان ہے ف۱۷ اور ان پر پڑھو

نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝٦٩ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ۝٧٠ قَالُوا نَعْبُدُ
خبر ابراہیم کی ف۱۸ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ف۱۹ بولے ہم بتوں کو پوجتے

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ۝٧١ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝٧٢ أَوْ
ہیں پھر انکے سامنے آسن مارے رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم پکارو یا

يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝٧٣ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝٧٤
تمہارا کچھ بھلا برا کرتے ہیں ف۲۰ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا

ع ۱۷ ۸ وقف لازم

ف۱ ہماری مخالفت کرکے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکلکر
ف۲ مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں
ف۳ یعنی فرعونیوں کو
ف۴ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد
ف۵ اور انہیں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا
ف۶ اب وہ ہمپر قابو پالیں گے نہ ہم اُنکے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے
ف۷ وعدہ الٰہی پر کامل بھروسا ہے
ف۸ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا
ف۹ اور اس کے بارہ حصہ نمودار ہوئے
ف۱۰ اور انکے درمیان خشک راہیں
ف۱۱ یعنی فرعون اور فرعونیوں کو تا آنکہ وہ بنی اسرائیل کے راستوں میں چل پڑے جو اُن کے لیے دریا میں بقدرت الٰہی پیدا ہوئے تھے
ف۱۲ دریا سے سلامت نکال کر
ف۱۳ یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہوگئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آگئے تو دریا بحکم الٰہی مل گیا اور مثل سابق ہوگیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا ف۱۴ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا معجزہ ہے ف۱۵ یعنی اہل مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور حزقیل جنکو مومن آل فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے اور مریم جنہوں نے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انکے تابوت کو دریا سے نکالا ف۱۶ کہ اس نے کافروں کو غرق کرکے اُن سے انتقام لیا ف۱۷ مومنین پر جنھیں غرق سے نجات دی ف۱۸ یعنی مشرکین پر ف۱۹ حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اسکے آپ کا سوال فرمانا اس لیے تھا تاکہ اُنھیں دکھا دیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں ف۲۰ جب یہ کچھ نہیں تو اُنھیں تم نے معبود کسطرح قرار دیا۔

منزل ۵

قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾
فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو یہ جنھیں پوج رہے ہو تم اور تمہارے اگلے باپ دادا ف۱

فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾
بیشک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۲ مگر پروردگار عالم ف۳ وہ جس نے مجھے پیدا کیا ف۴ تو وہ مجھے راہ دیگا ف۵

وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَ
اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۶ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ف۷ اور

الَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي
وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کریگا ف۸ اور وہ جسکی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن

يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَل
بخشے گا ف۹ اے میرے رب مجھے حکم عطا کر ف۱۰ اور مجھے اُنسے ملادے جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں ف۱۱ اور میری

لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ
سچی ناموری رکھ پچھلوں میں ف۱۲ اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں

النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ
ف۱۳ اور میرے باپ کو بخشدے ف۱۴ بے شک وہ گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جسدن سب اُٹھائے

يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ
جائیں گے ف۱۵ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل

سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَ
لیکر ف۱۶ اور قریب لائی جائیگی جنت پرہیزگاروں کیلیے ف۱۷ اور ظاہر کیجائے گی دوزخ گمراہوں کیلیے اور

قِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ
اُن سے کہا جائے گا ف۱۸ کہاں ہیں وہ جنکو تم پوجتے تھے اللہ کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ف۱۹

أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾
یا بدلا لیں گے تو اوندھا دیے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ ف۲۰ اور ابلیس کے لشکر سارے ف۲۱

قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾
کہیں گے اور وہ اسمیں باہم جھگڑتے ہونگے خدا کی قسم بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے

ف۱ کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع ضرر پہونچا سکتے ہیں

ف۲ میں انکا پوجا جانا گوارا نہیں کر سکتا۔

ف۳ میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے اسکے اوصاف یہ ہیں

ف۴ نیست سے ہست فرمایا اور اپنی طاعت کیلیے بنایا

ف۵ آداب خلت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصالح دنیا و دین کی

ف۶ اور میرا روزی دینے والا ہے

ف۷ میرے امراض دور کرتا ہے ابن عطا نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدہ حق سے مجھے شفا عطا فرماتا ہے

ف۸ موت اور حیات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے

ف۹ انبیاء معصوم ہیں گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے انکا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کیلیے طلب مغفرت کی تعلیم ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفات الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہو سکتا ہے جسکے یہ صفات ہوں

ف۱۰ حکم سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت

ف۱۱ یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپکی یہ دعا مستجاب ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ

منزل ۵

ف۱۲ یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انکو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان اُن سے محبت رکھتے ہیں اور انکی ثنا کرتے ہیں

ف۱۳ جنھیں تو جنت عطا فرمائے گا

ف۱۴ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپنے اسلیے فرمائی کہ وقت مفارقت آپکے والد نے آپسے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اسکا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بیزار ہو گئے جیسا کہ سورہ برات میں ہے مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ

ف۱۵ یعنی روز قیامت

ف۱۶ جو شرک کفر نفاق سے پاک ہو اسکو اسکا مال بھی نفع دے گا جو راہ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اسکے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوا تین کے ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ مال جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں تیسری نیک اولاد جو اسکے لیے دعا کرے

ف۱۷ کہ اس کو دیکھیں گے

ف۱۸ بطریق زجر و توبیخ کے ان کے شرک و کفر پر

ف۱۹ عذاب الٰہی سے بچا کر ف۲۰ یعنی بت اور ان کے پجاری سب اوندھے کرکے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے ف۲۱ یعنی اس کے اتباع کرنیوالے جن ہوں یا انسان بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے۔

إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا
جب کہ تمھیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا مگر مجرموں نے ف۱ تو اب ہمارا
مِن شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ
کوئی سفارشی نہیں ف۲ اور نہ کوئی غمخوار دوست ف۳ تو کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا ف۴
الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾
کہ ہم مسلمان ہوجاتے بےشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت ایمان والے نہ تھے
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾
اور بےشک تمھارا رب وہی عزت والا مہربان ہے نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ف۵
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾
جب کہ ان سے انکے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ف۶ بیشک میں تمھارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں ف۷
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ
تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ف۸ اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ
جو سارے جہان کا رب ہے تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بولے کیا ہم تیرا ایمان لے آئیں
وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ
اور تمھارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۹ فرمایا مجھے کیا خبر اُن کے کام کیا ہیں ف۱۰ انکا
حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي ۖ لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾
حساب تو میرے رب ہی پر ہے ف۱۱ اگر تمھیں حس ہو ف۱۲ اور میں مسلمانوں کو دور کرنیوالا نہیں ف۱۳
إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ
میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا ف۱۴ بولے اے نوح اگر تم باز نہ آئے ف۱۵ تو ضرور
الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي
سنگسار کیے جاؤ گے ف۱۶ عرض کی اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا ف۱۷ تو مجھ میں
وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنجَيْنَاهُ
اور ان میں پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو نجات دے ف۱۸ تو ہم نے بچا لیا اُسے

ع ٥ / ٩ — منزل ٥ — النصف

ف۱ جنھوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جنکا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے ف۲ جیسے کہ مؤمنین کے لیے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مؤمنین شفاعت کرنے والے ہیں ف۳ جو کام آئے یہ بات کفار اسوقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمانداروں کی شفاعت کررہے ہیں اور ان کی دوستیاں کام آرہی ہیں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کردو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہجائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غمخوار دوست حسن رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کرینگے ف۴ دنیا میں ف۵ یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں ف۶ اللہ تعالیٰ سے کہ کفر و معاصی ترک کردو ف۷ اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپکی قوم کو مسلم تھی جیسے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا ف۸ جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں ف۹ یہ بات انھوں نے غرور سے کہی غرباء کے پاس بیٹھنا اُنھیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے تھے اس لیے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے کمینے سے مراد انکی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور انکو رذیل اور کمین کہنا یہ کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب مسئلہ مؤمن کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (مدارک) ف۱۰ وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں اُنھیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں ف۱۱ وہی انھیں جزا دیگا ف۱۲ تو نہ تم انھیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث اُن سے عار کرو پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکالدیجیے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا ف۱۳ یہ میری شان نہیں کہ میں تمھاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمھارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکالدوں ف۱۴ برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہوجائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور ف۱۵ دعوت و انذار سے ف۱۶ حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں ف۱۷ تیری وحی و رسالت میں مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو ان کے حق میں بددعا کرتا ہوں اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ اُنھوں نے مجھے سنگسار کرنیکی دھمکی دی نہ یہ کہ اُنھوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ اُنھوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کے قبول کرنے سے انکار کیا ف۱۸ ان لوگوں کی شامت اعمال سے۔

وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ
اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں ف۱ پھر اسکے بعد ف۲ ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک
فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ
اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں اکثر مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی
الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ
عزت والا مہربان ہے عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳ جبکہ اُن سے اُن کے
أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ
ہم قوم ہود نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو
وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ
ف۴ اور میرا حکم مانو اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ
رب کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے ہنسنے کو ف۵ اور مضبوط
مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾
محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہوگے ف۶ اور جب کسی پر گرفت کرتے ہو تو بڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو ف۷
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾
تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں ف۸
أَمَدَّكُم بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
تمہاری مدد کی چوپاؤں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے بیشک مجھے تم پر ڈر ہے
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن
ایک بڑے دن کے عذاب کا ف۹ بولے ہمیں برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا
مِّنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ
ناصحوں میں نہ ہو ف۱۰ ع۱ یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں کی ریت ف۱۱ اور ہمیں
بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ
عذاب ہونا نہیں ف۱۲ تو اُنھوں نے اسے جھٹلایا ف۱۳ تو ہم نے اُنہیں ہلاک کیا ف۱۴ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے

ع ٦ / ١٨ / ١٠

ف۱ جو آدمیوں پرندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی
ف۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد
ف۳ عاد ایک قبیلہ ہے اور در اصل یہ ایک شخص کا نام ہے جسکی اولاد سے یہ قبیلہ ہے
ف۴ اور میری تکذیب نہ کرو
ف۵ کہ اس پر چڑھکر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا انھوں نے سرِ راہ بلند بنائیں بنا لی تھیں وہاں بیٹھکر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے
ف۶ اور کبھی نہ مروگے
ف۷ تلوار سے قتل کرکے کوڑے مار کر نہایت بے رحمی سے
ف۸ یعنی وہ نعمتیں جنہیں تم جانتے ہو آگے انکا بیان فرمایا جاتا ہے
ف۹ اگر تم میری نافرمانی کرو اسکا جواب اگلی طرف یہ ہوا کہ

منزل ٥

ف۱۰ ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے
ف۱۱ یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انھیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت و حیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے
ف۱۲ دنیا میں نہ مرنے کے بعد اُٹھنا نہ آخرت میں حساب
ف۱۳ یعنی ہود علیہ السلام کو
ف۱۴ ہوا کے عذاب سے۔

ع۱ ریت۔ عادت

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾
اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾
ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ
بیشک میں تمہارے لئے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں تم سے کچھ

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾ أَتُتْرَكُونَ فِي
اسپر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا تم یہاں کی ف۱

مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ
نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے ف۲ باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں

طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا
جنکا شگوفہ نرم نازک اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف۳ تو اللہ سے ڈرو

اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ
اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ف۴ وہ جو

يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ
زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۵ اور بناؤ نہیں کرتے ف۶ بولے تم پر تو

الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ
جادو ہوا ہے ف۷ تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ف۸ اگر

الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ
سچے ہو ف۹ فرمایا ناقہ ہے ایک دن اسکے پینے کی باری ف۱۰ اور ایک معین دن تمہاری باری

مَعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾
اور اسے برائی کیساتھ نہ چھوؤ ف۱۱ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ف۱۲

فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
اسپر انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ دیں ف۱۳ پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ف۱۴ تو انہیں عذاب نے آلیا ف۱۵ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے

ع ۷ ۱۸ ۱۱

ف۱ یعنی دنیا کی
ف۲ کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے کبھی موت نہ آئے آگے ان نعمتوں کا بیان ہے
ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرہ بمعنی فخر و غرور ہے معنیٰ یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اتراتے
ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسرفین سے مراد مشرکین ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ مسرفین سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا
ف۵ کفر و ظلم اور معاصی کے ساتھ
ف۶ ایمان لا کر اور عدل قائم کرکے اور اللہ کے مطیع ہو کر معنی یہ ہیں کہ انکا فساد ٹھوس ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں
ف۷ یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جسکی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللہ)
ف۸ اپنی سچائی کی
ف۹ رسالت کے دعوے میں

منزل ۵

ف۱۰ اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعائے حضرت صالح علیہ السلام پتھر سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا اُس دن نہ پیتی (مدارک)
ف۱۱ نہ اس کو مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو
ف۱۲ نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اسقدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا
ف۱۳ کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لیے کونچیں کاٹنے کی نسبت اُن سب کی طرف کی گئی
ف۱۴ کونچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائبانہ نادم ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آثار عذاب دیکھکر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں
ف۱۵ جسکی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہوگئے۔

لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا

ع ۸ ۱۵ ۱۲
الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ
مہربان ہے لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے انکے ہم قوم لوط نے فرمایا

لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
کیا تم ڈرتے نہیں بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى
میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ
سارے جہان کا رب ہے کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو ف۱ اور چھوڑتے ہو

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا
وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے جوروئیں بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف۲ بولے

لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ
اے لوط اگر تم باز نہ آئے ف۳ تو ضرور نکال دیے جاؤ گے ف۴ فرمایا میں تمہارے کام سے

مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ
بیزار ہوں ف۵ اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو انکے کام سے بچا ف۶ تو ہم نے اسے اور

اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾
اسکے سب گھر والوں کو نجات بخشی ف۷ مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ف۸ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کردیا

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۤءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ف۹ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا بیشک اس میں ضرور

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک تمہارا رب ہی عزت والا

ع ۹ ۱۶ ۱۳
الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ
مہربان ہے بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۰ جب ان سے شعیب نے فرمایا

ف۱ اسکے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لیے تمہیں رہ گئے ہو جہاں کے اور لوگ بھی تو ہیں انہیں دیکھکر تمہیں شرمانا چاہیے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ بکثرت عورتیں ہوتے ہوئے اس فعل قبیح کا مرتکب ہونا انتہا درجہ کی خباثت ہے

ف۲ کہ حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو

ف۳ نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے

ف۴ شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائے گا۔

ف۵ اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے پھر آپنے بارگاہ الٰہی میں دعا کی

ف۶ ان کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ

منزل ۵

ف۷ یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے

ف۸ جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لیے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی

ف۹ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا

ف۱۰ یہ بن مدین کے قریب تھا اس میں بہت درخت اور جھاڑیاں تھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو انکی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے۔

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾

کیا ڈرتے نہیں بیشک میں تمھارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو

وَ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۰﴾

اور میں اس پر کچھ تم سے اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ف۱

اَوْفُوا الْكَیْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ

ناپ پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو ف۲ اور سیدھی ترازو سے تولو

الْمُسْتَقِیْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی

اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں

الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۸۴﴾

فساد پھیلاتے نہ پھرو ف۳ اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ

بولے تم پر جادو ہوا ہے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی ف۴ اور بیشک

نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ

ہم تمھیں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادو اگر

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ

تم سچے ہو ف۵ فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمھارے کوتک ہیں ف۶ تو انھوں نے اسے جھٹلایا

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۸۹﴾

تو انھیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ف۷

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ اِنَّ

بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بیشک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۲﴾

تمھارا رب ہی عزت والا مہربان ہے اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اُتارا ہوا ہے

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾

اُسے روح الامین لیکر اُترا ف۸ تمھارے دل پر ف۹ کہ تم ڈر سناؤ

ف۱ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی طاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں لیتے تھے لہٰذا سب نے یہی فرمایا

ف۲ لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں

ف۳ رہزنی اور لوٹ مار کرکے اور کھیتیاں تباہ کرکے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں حضرت شعیب علیہ السلام نے انھیں ان سے منع فرمایا

ف۴ نبوت کا انکار کرنیوالے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے جیسا کہ آجکل کے بعضے فاسد العقیدہ کہتے ہیں

ف۵ نبوت کے دعوی میں

ف۶ اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا

ف۷ جو کہ اس طرح ہوا کہ انھیں شدید گرمی پہونچی ہوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک ابر آیا سب اس کے نیچے آکر جمع ہوگئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے (اس واقعہ کا بیان سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں گزر چکا ہے)

منزل ۵

ف۸ روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں

ف۹ تاکہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لیے ہے کہ درحقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضاء اس کے مسخر و مطیع ہیں حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہوجاتا ہے اور اس کے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرح و سرور و رنج و غم کا مقام

۱۰ ع ۱۶ ۱۴ دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضاء پر اسکا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوئی۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيۡ زُبُرِ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمۡ يَكُنۡ

روشن عربی زبان میں اور بیشک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے ف۱ اور کیا یہ اُنکے لیے

لَّهُمۡ اٰيَةً اَنۡ يَّعۡلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوۡ نَزَّلۡنٰهُ عَلٰى

نشانی نہ تھی ف۲ کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم ف۳ اور اگر ہم اسے کسی غیر عربی

بَعۡضِ الۡاَعۡجَمِيۡنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيۡهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۹۹﴾

شخص پر اُتارتے کہ وہ اُنھیں پڑھ سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے ف۴

كَذٰلِكَ سَلَكۡنٰهُ فِيۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ حَتّٰى

ہم نے یونہیں جھٹلانا پیرا دیا ہے مجرموں کے دلوں میں ف۵ وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک

يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۰۲﴾

کہ دیکھیں دردناک عذاب تو وہ اچانک اُن پر آجائے گا اور اُنھیں خبر نہ ہوگی

فَيَقُوۡلُوۡا هَلۡ نَحۡنُ مُنۡظَرُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾

تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی ف۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

اَفَرَءَيۡتَ اِنۡ مَّتَّعۡنٰهُمۡ سِنِيۡنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمۡ مَّا كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۰۶﴾

بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم اُنھیں برتنے دیں ف۷ پھر آئے اُن پر وہ جس کا وعدہ دیے جاتے ہیں ف۸

مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يُمَتَّعُوۡنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَاۤ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ

تو کیا کام آئے گا ان کے وہ جو برتتے تھے ف۹ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہ کی جسے

اِلَّا لَهَا مُنۡذِرُوۡنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكۡرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتۡ

ڈر سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لیے اور ہم ظلم نہیں کرتے ف۱۰ اور اس قرآن کو لیکر

بِهِ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهُمۡ وَمَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمۡ

شیطان نہ اُترے ف۱۱ اور وہ اس قابل نہیں ف۱۲ اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں ف۱۳ وہ تو

عَنِ السَّمۡعِ لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوۡنَ

سننے کی جگہ سے دور کر دیے گئے ہیں ف۱۴ تو تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج

مِنَ الۡمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخۡفِضۡ

کہ تجھ پر عذاب ہوگا اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ ف۱۵ اور اپنی رحمت کا

ف۱ انہ کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنیٰ یہ ہونگے کہ اسکا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت مذکور ہے ف۲ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صدق نبوت و رسالت پر ف۳ اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے یہود مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخر الزماں سید کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت انکی کتابوں میں کوئی خبر ہے اسکا جواب علماء یہود نے یہ دیا کہ یہی انکا زمانہ ہے اور انکی نعت و صفت توریت میں موجود ہے علماء یہود میں سے حضرت عبداللہ بن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اسید یہ حضرات جنھوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے ف۴ معنیٰ یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلیغ عربی نبی پر اُتارا جسکی فصاحت اہل عرب کو مسلم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اس کی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماء اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اس کے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت اُنکی کتابوں میں اُنھیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ نبی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اس کی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفار جو طرح طرح کی بیہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفار بھی متحیر ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لیے کبھی اسکو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللہ اسکو خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف اسکی غلط نسبت کر دی ہے اس طرح کے بیہودہ اعتراض معاند ہر حال میں کر سکتا ہے حتیٰ کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اس کے وہ ایسا معجز قرآن پڑھکر سناتا جب بھی یہ لوگ اسی طرح کفر کرتے جسطرح اُنھوں نے اب کفر و انکار کیا کیونکہ اُنکے کفر و انکار کا باعث عناد ہے ف۵ یعنی ان کافروں کے جنکا کفر اختیار کرنا اور اسپر مصر رہنا ہمارے علم میں ہے تو اُنکے لیے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کفر سے پلٹنے والے نہیں ف۶ تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اسوقت مہلت نہ ملے گی جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر و استہزاء کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئے گا اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ف۷ اور فوراً ہلاک نہ کر دیں ف۸ یعنی عذاب الٰہی ف۹ یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کر سکے گا نہ اس کی شدت کم کر سکے گا ف۱۰ پہلے حجت قائم کر دیتے ہیں ڈر سنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جو لوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے انپر عذاب کرتے ہیں ف۱۱ اس میں کفار کا رد ہے جو کہتے تھے کہ جسطرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذ اللہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں اس آیت میں اُنکے اس خیال کو باطل کر دیا کہ یہ غلط ہے ف۱۲ کہ قرآن لائیں ف۱۳ کیونکہ یہ اُن کے مقدور سے باہر ہے ف۱۴ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیا جبتک کہ فرشتہ اسکو بارگاہ رسالت میں پہونچائے اس سے پہلے شیاطین اسکو نہیں سن سکتے اسکے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے ف۱۵ حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔

منزل ۵

ع ۹

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

بازو بچھاؤ ف۱ اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے ف۲ تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو میں

إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِي

تمہارے کاموں سے بے علاقہ ہوں اور اسپر بھروسا کرو جو عزت والا مہر والا ہے ف۳ جو تمہیں

يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿٢١٩﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو ف۴ اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو ف۵ بیشک وہی سنتا

الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ

جانتا ہے ف۶ کیا میں تمہیں بتادوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان اترتے ہیں

عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾

ہر بڑے بہتان والے گناہ گار پر ف۷ شیطان اپنی سنی ہوئی ف۸ اپر ڈالتے ہیں اور انمیں اکثر جھوٹے ہیں

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ

ف۹ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں ف۱۰ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں

يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

پھرتے ہیں ف۱۱ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ف۱۲ مگر وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا

اور اچھے کام کیے ف۱۳ اور بکثرت اللہ کی یاد کی ف۱۴ اور بدلا لیا ف۱۵ بعد اس کے کہ ان پر

ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾

ظلم ہوا ف۱۶ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ف۱۷ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ف۱۸

ع ۱۱ ۳۶ ۱۵

منزل ۵

ف۱ یعنی لطف و کرم فرماؤ ف۲ جو صدق و اخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں ف۳ یعنی اللہ تعالیٰ پر اپنے تمام کام اسکو تفویض کرو ف۴ نماز کیلئے یا دعا کیلئے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو ف۵ جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لیے شب کو دورہ کرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام و رکوع اور سجود و قعود میں گزرتے ہو بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ وہ آپکی گردش چشم کو دیکھتا ہے نماز میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس و پیش یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے بخدا مجھ پر تمہارا خشوع و رکوع مخفی نہیں میں تمہیں اپنے پس پشت دیکھتا ہوں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے لیکر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون تک مؤمنین کے اصلاب و ارحام میں آپکے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپکے تمام اصول آباء و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مؤمن ہیں (مدارک و جمل وغیرہ) ف۶ تمہارے قول و عمل اور تمہاری نیت کو اسکے بعد اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں یہ ارشاد فرماتا ہے ف۷ مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے ف۸ جو انہوں نے ملائکہ سے سنی ہوتی ہے ف۹ کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اسکے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اسوقت تک تھا جبتک کہ وہ آسمان پر پہونچنے سے روکے نہ گئے تھے ف۱۰ انکے اشعار میں کہ انکو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں **شانِ نزول** یہ آیت شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور انکی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی ف۱۱ اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں ف۱۲ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اسکے لیے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پر ہو مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کیے گئے ف۱۳ اسمیں شعراء اسلام کا استثنا فرمایا گیا وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں اسلام کی مدح لکھتے ہیں پند و نصائح لکھتے ہیں اسپر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی میں حضرت حسان کیلئے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اسپر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکے حق میں دعا فرماتے جاتے تھے بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق شعر کہتے تھے حضرت علی ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ف۱۴ اور شعر انکے لیے ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاء امت کی مدح اور حکمت و موعظت اور زہد و ادب میں ف۱۵ کفار سے انکی ہجو کا ف۱۶ کفار کی طرف سے کہ انہوں نے مسلمانوں کی اور انکے پیشواؤں کی ہجو کی ان حضرات نے اسکو دفع کیا اور اسکے جواب دیے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں حدیث شریف میں ہے کہ مؤمن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی یہ ان حضرات کا جہاد ہے ف۱۷ یعنی مشرکین جنھوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کی ف۱۸ موت کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ برا ہی ٹھکانا ہے